ماہِ ذوالحجہ کے فضائل



اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

ماہِ ذوالحجہ کے فضائل
اور اس میں کیے جانے والے اعمال

ذوالحجہ قمری تقویم کا بارہواں اور آخری مہینہ ہے۔ چونکہ اس ماہِ مبارک میں حج جیسا عظیم فریضہ انجام دیا جاتا ہے، اس لیے اس کا نام حج ہی کی مناسبت سے مشہور و معروف ہے۔

یوں تو ہر مہینہ اور ہر دن اللہ تعالیٰ نے ہی تخلیق کیا اور ہمہ وقت اس کی اطاعت کے اندر رہنا ہر انسان پر لازم ہے لیکن ربّ کریم نے بعض ایام کو اور بعض اوقات کو اپنی خاص عبادات کے لیے مقرر کیا ہے، جس کا ایک مقصد یہ ہے کہ کسی ایک خطے کے مسلمان ایک ہی وقت اور ایک ہی دن میں عبادات ادا کریں اور ان میں باہم اتفاق، اتحاد اور یگانگت کی فضا قائم رہے۔ ذوالحجہ کے بہت سے فضائل ہیں جن کا ہم یہاں ذکر کریں گے۔

حج جیسی عظیم عبادت کا مہینہ:

حج کی عظیم عبادت اس وقت مشروع ہوئی جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔ تعمیر کے بعد رب العزّت نے فرمایا:

﴿وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ

يَاتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ﴾. (سورہ الحج:۲۷)

''ہم نے حکم دیا کہ (دنیا میں) حج کی پکار بلند کردو، لوگ تمہاری طرف دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے ان میں پیادہ بھی ہوں گے اور وہ بھی جنہوں نے مختلف قسم کی سواریوں پر دور دراز مقامات سے قطعِ مسافت کی ہوگی۔''

ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لیے پکارا اور اس پکار کی بازگشت آج بھی فضاؤں میں زندہ و پائندہ ہے اور قیامت تک رہے گی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ لبیک لبیک کہتے اس گھر کی طرف کشاں کشاں چلتے آتے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہل وعیال نے اطاعتِ الٰہیہ کا جو انداز اپنایا، اللہ تعالیٰ کو وہ اتنا پسند آیا کہ اس کو ہمیشہ کے لیے اپنی عظیم اور اہم عبادت حج کا حصہ بنا دیا۔ ابراہیم علیہ السلام کے بعد آپ کی اولاد اور اہلِ مکہ کے علاوہ بہت سے اطراف کے لوگ بھی حج ادا کرتے رہے، رفتہ رفتہ دینِ ابراہیمی میں جہاں اور بگاڑ پیدا ہوئے وہاں مناسکِ حج میں بھی بہت سے بگاڑ پیدا کر دیئے گئے، مثلاً

بیت اللہ شریف میں بتوں کا رکھنا، دیواروں پر انبیاء کی تصاویر بنانا، تیروں سے فال نکالنا، صفا و مروہ پر بتوں کا نصب کرنا، مجاوروں کا نذرانے وصول کرنا، اپنے ذاتی دشمنوں کو حج و عمرہ اور کعبہ میں نماز ادا کرنے سے روکنا، تلبیہ میں شرکیہ الفاظ کا شامل کرنا، وغیرہ۔ ستم یہ کہ ذوالحجہ کا وہ مہینہ جس میں حج فرض قرار دیا گیا اس کی جگہ اپنے ذاتی مفادات کے پیشِ نظر...... بارہ مہینوں کی ترتیب بدل کر

ذوالحجہ کو کسی اور مہینے کی جگہ پر لے جانے کا طریقہ جاری کیا گیا، جسے نسی کہا جاتا تھا۔

فتحِ مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ابراہیمی ملت کے مطابق بیت اللہ شریف کی حرمت کو بحال کیا، حجۃ الوداع بعثت کے بعد آپ ﷺ کا سب سے پہلا اور آخری حج تھا۔ آپ نے اس موقع پر جو خطبہ دیا، اس میں فرمایا:

اِنّ الزّمانَ قدِاسْتدارَ کھیْئَتِہٖ یومَ خلق اللّٰہُ السّمواتِ والارضِ اَلسَّنَۃُ اثْنا عشر شھْرًا مِنْھا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثلٰثٌ مَتوالِیاتٍ ذوالْقَعْدۃِ وذوالْحجّۃِ والمحرَّمِ ورجبُ مُضرالّذی بیْنَ جمادیٰ وشعبان ۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب ان عدۃ الشھور:۴۶۶۲)

"دیکھو زمانہ گھوم پھر کر اسی نقشہ پر آ گیا ہے جس پر اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے تھے، دیکھو ایک سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا (قبیلہ) مُضر کا رجب (مضر اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے) جو جمادی الاُخریٰ اور شعبان کے درمیان ہوتا تھا۔"

غرض یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حج ٹھیک ان دنوں میں کیا جن دنوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حج مشروع قرار دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے حج ادا کیا تھا۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے حج کے اس باطلانہ طریقے یعنی نسیٔ کو ختم کر دیا گیا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَّ يُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ﴾ (سورہ التوبہ:۳۷)

''مہینوں میں تقدیم و تاخیر کفر کے زمانہ کی زیادتی ہے اس سے کافر لوگ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں، ایک سال تو انہیں حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ حرمت کے مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جو اللہ ہی نے مقرر کیے ہیں اور تاکہ جو اللہ نے منع کیا ہے اس کو جائز کر لیں، ان کے بداعمال انہیں اچھے دکھائی دینے لگتے ہیں۔''

ذوالحجہ حرمت والا مہینہ:

صحیح بخاری، باب الخطبۃ ایام منی، کتاب الحج میں اس مہینے کا نام شَھْرٌ حَرَامٌ آیا ہے، جس کا مطلب ہے حرمت والا مہینہ۔

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی طرف سفر اور حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لیے سال میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا اور ان میں جنگ کرنا اور لوٹ مار کرنا خصوصی طور پر منع ٹھہرایا۔ یہ چار مہینے مندرجہ ذیل ہیں:

''ذی قعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب''

پہلے تین مہینے مسلسل ہیں تاکہ حج کا ارادہ کرنے والے حج کے مہینے سے ایک ماہ قبل اور ایک ماہ بعد ہر طرح سے امن و امان میں رہیں۔ رجب سال کے تقریباً درمیان میں آتا ہے تاکہ عمرہ کرنے والے امن و امان سے سفر کر کے مکہ مکرمہ

آسکیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں جنگ وجدال اور لوٹ مار عام ایام میں بھی ممنوع ہے البتہ اگر کسی ملک یا قوم پر اپنے دفاع یا استحقاق کی بنیاد پر مسلمانوں کو حملہ کرنا پڑ جائے تو وہ حرمت والے مہینے میں اس کی ابتداء نہیں کر سکتے، اگر دشمن حملہ کردے تو بچاؤ کے لیے وہ جوابی کاروائی کر سکتے ہیں، اس کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ جوابی کاروائی کرنا لازمی ہے۔

اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَات میں سے ایک:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾ (البقرۃ: ۱۹۷)

''حج کے مہینے معلوم ومعروف ہیں پس جس نے ان میں حج کا ارادہ کر لیا تو اس کو ہر قسم کی بے حیائی اور ربِّ کریم کے احکام کی نافرمانی اور جھگڑے سے اجتناب کرنا چاہیے۔''

مراد یکم شوال سے ۱۰ ذوالحجہ تک کی مدت ہے، حج کا احرام اسی مدت کے اندر اندر باندھا جا سکتا ہے اگر کوئی اسے پہلے باندھے تو وہ ناجائز یا مکروہ ہوگا البتہ عمرہ کا احرام اس سے پہلے بھی باندھا جا سکتا ہے۔ (تیسیر القرآن، جلد اول، تفسیر آیتِ مذکورہ)

عمرہ کا مہینہ:

اس ماہ مبارک میں حج کی ادائیگی کے علاوہ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ حج اور عمرہ

ایک ساتھ بھی کیے جا سکتے ہیں ایسے حج کو حجِّ تمتع کہتے ہیں جب کہ حج سے الگ بھی عمرہ کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اہلِ عرب عمرہ کو ''چھوٹا حج'' یا ''حجِ اصغر'' کہتے ہیں جب کہ حج کو ''حجِ اکبر'' یا ''بڑا حج'' کہتے ہیں۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ حجِ اکبر وہ ہے جو جمعہ کے روز آئے یہ ایک بے سند بات ہے۔

عیدالاضحیٰ کا مہینہ:

یہ وہ مہینہ ہے جس کی ۱۰ تاریخ کو اہلِ اسلام عیدالاضحیٰ مناتے ہیں یعنی قربانی کی عید۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آئے تو ان کے ہاں دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے اور خوشیاں مناتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا! ہم جاہلیت کے زمانے سے یہ دن مناتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِما خيرًا مِنها : يوْم الاضْحى ويومُ الفطر .

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بہتر دو دن عطا کیے ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الصلوٰۃ: ۱۱۳۴۔ باب صلوٰۃ العیدین)

ان دو عیدوں کے علاوہ اسلام میں کوئی دن، کوئی جشن یا کوئی یادگار منانا درست نہیں بلکہ ایسا کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آگے بڑھنے کی جسارت کرتے ہیں۔ چنانچہ شبِ برات، شبِ معراج، یومِ عاشورہ، عید میلاد النبی

، کسی شخص کا یومِ پیدائش یا یومِ وفات منانا مثلاً اقبال ڈے ، قائدِ اعظم ڈے وغیرہ...... کسی انقلاب کی یاد منانا مثلاً یومِ آزادی ، یومِ دفاع ، یومِ تکبیر ، یومِ مئی...... غیر مسلموں کے تہوار منانا مثلاً کرسمس ، ایسٹر ، جشنِ بہاراں ، بسنت ، جشنِ نوروز ، دیوالی ، ہولی ، ویلنٹائنز ڈے ، نیوائیر ڈے...... نیز عرس منانا اور میلے لگانا شادی بیاہ اور موت کی رسومات کو باقاعدہ جشن کا رنگ دینا اسلام میں ان سب کی کوئی گنجائش نہیں۔

تکمیلِ دین کا مہینہ:

یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں وہ اہم آیت نازل ہوئی جو نعمتِ دین کی تکمیل کے اعلان پر مشتمل ہے۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ)

''اور آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا۔''

ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! اے امیر المومنین تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے رہتے ہو اگر وہ آیت ہم یہود پر اترتی تو ہم اس دن کو (جس دن یہ آیت اتری) عید کا دن ٹھہرا لیتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا یہ آیت ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ .... عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم اس دن کو خوب جانتے ہیں اور اس جگہ کو بھی جس پر یہ آیت اتری۔ یہ آیت

رسول اللہ ﷺ پر جمعہ کے دن اتری جب آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ: ۴۵، ۴۴۰۷، ۴۶۰۶، ۷۲۶۸۔ مسلم: ۷۴۴۱، ۷۴۴۲۔ ترمذی: ۳۰۴۳۔ نسائی: ۳۰۰۲، ۵۰۲۷)

عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ یومِ عرفہ بھی ہر سال آتا ہے اور عید سے مراد بار بار آنے والا اور منایا جانے والا دن ہے جب کہ جمعہ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اہلِ اسلام کے لیے یوم العید فرمایا ہے۔ لہٰذا ہم اس روز ہر جمعہ کو اور ہر سال بعد یومِ عرفہ کی صورت ایک طرح کی عید ہی مناتے ہیں۔

قربانی کا مہینہ:

یہ وہ مہینہ ہے جس میں دنیا بھر کے مسلمان اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرتے ہیں۔ قربانی کے چار دن مشروع ہیں ۱۰ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک۔

۱۰ ذوالحجہ قربانی کا پہلا دن ہے جو حجاج کرام کے لیے یوم النحر کے نام سے معروف ہے اور دنیا کے دیگر تمام مسلمانوں میں یوم الاضحیٰ...... کہلاتا ہے۔ ۱۱ سے ۱۳ ذوالحجہ تک کے دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔

قربانی کا مقصد ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کے جذبۂ اطاعت اور کمالِ عبادت کو اپنے ایمان کا حصہ بنانا اور حکمِ الٰہیہ پر اپنے مال کے ذریعے خون بہانا ہے۔

قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ، بھرپور جوان، تندرست اور بے عیب ہونا چاہیے۔ کانا، بھینگا، لنگڑا، سینگ کٹا ہوا، کان چرا ہوا یا زخمی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

جس شخص نے قربانی دینا ہو وہ یکم ذوالحجہ سے لے کر قربانی ذبح ہونے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (مسلم: ۱۹۷۷)

ایامِ تشریق کا مہینہ:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ. (البقرہ: ۲۰۳)

"اور اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں میں یاد کرو اور جو شخص دو دن میں جلدی کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (یہ رعایت) اس کے لیے ہے جو ڈرے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔"

اس آیت میں ایام معدودات سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔

۱۱ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک کے دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ یوم الاضحیٰ کے علاوہ ان دنوں میں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

"ایامِ تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔" (مسلم، کتاب الصوم، باب تحریم صوم ایامِ التشریق وبیانِ انھا ایّام، اکلٍ وشُربٍ وذِکرَ اللّٰہِ عزّ وجلّ۔ احمد: ۲/۲۲۹)

ایک حدیث میں یومِ عرفہ، یوم النحر اور ایامِ تشریق سب کے لیے عید کا لفظ آیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یومِ عرفہ یوم النحر اور ایامِ تشریق ہم اہلِ اسلام کے لیے عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (ابوداود: ۲۴۱۹۔ ترمذی: ۷۷۳)

ایامِ تشریق کو ایامِ منیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ حجاج کرام ان دنوں میں منیٰ میں قیام کرتے ہیں۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (کعب کو) اور اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو ایامِ تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا۔ ''جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور ایامِ منیٰ کھانے پینے کے دن ہیں۔'' (مسلم: ۱۱۴۲)

عبدالرحمٰن بن معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے، حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے، حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے۔ ایامِ منیٰ تین ہیں پھر جو کوئی جلدی کرے اور منیٰ سے دو دن میں چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر سے جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جس نے وقوفِ عرفات کو سورج طلوع ہونے سے پہلے پالیا تو گویا اس نے حج کو پالیا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر: ۲۹۷۵)

ابومرہ مولیٰ ام ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے ہمیں کھانا پیش کیا تو

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کھاؤ! اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دنوں میں افطار کا حکم دیا کرتے اور روزوں سے منع کرتے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔

(ابوداؤد:۲۴۱۸)

لہٰذا ان ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں، البتہ وہ حاجی جسے قربانی میسّر نہ ہو وہ قربانی کے بدل کے طور پر (فدیہ میں) ۱۱ سے ۱۳ ذوالحجہ تک کا روزہ رکھے گا اور حج سے واپس آ کر سات روزے بعد میں رکھے گا۔ (دیکھیے سورۃ البقرۃ)

تسبیح و تحلیل اور تکبیر و تحمید کرنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ ﴾ (الحج:۲۸)

''ان (ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں) میں اللہ کا نام بلند کریں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اس آیت میں ایامِ معلومات سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔

(بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق:۲/۴۵۷)

یوں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر روز اور ہر وقت ہی کرتے رہنا چاہیے لیکن ان ایام کی فضیلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دس دنوں میں ذکر کرنے کا خاص حکم دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان دنوں میں جو بھی عمل کیا جائے باقی دنوں کے مقابلے میں

زیادہ پیارا ہے۔

لٰہذا ذوالحجہ کے پہلے عشرہ اور ایامِ تشریق میں اللہ تعالیٰ کے ذکر، تسبیح، تہلیل اور تحمید و تکبیر پر مشتمل مسنون الفاظ سے اپنی زبان کو تر رکھنا چاہیے۔

یومِ عرفہ:

یومِ عرفہ حجاج کرام کے لیے بڑی فضیلت کا دن ہے، اس روز عرفات میں وقوف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے رہائی دے۔ (مسلم: ۹/ ۱۱۷)

اس دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے میں نے ان سب کو بخش دیا۔

(شرح السنہ از بغوی: ۱۹۳۱)

''جو مسلمان حج نہیں کر رہا اس کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَحتَسبُ علی اللّٰهِ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَة الَّتِیْ قَبلَه' وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَه'.

''مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلثۃ ایام من کل شہر وصوم یوم عرفۃ)

نیک اعمال کی فضیلت پہلے عشرہ ذوالحجہ میں:

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ اَيَّامِ الْعَمَلِ الصَّالِحُ فِيهِنَّ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ ، قَالُوا : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه ، قَالَ : وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَلَمْ يَرْجِعُ مِنْ ذَالِکَ بِشَيْءٍ . (صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق: ۹۶۹۔ الدارمی بہ سند حسن: ۱۷۷۳۔ ترمذی۔ ۷۵۷۔ ابن ماجہ: ۱۷۲۷۔ احمد: ۱/۲۲۴۔ شرح السنہ: ۱۱۲۵)

"ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔"

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: عشرہ ذوالحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں بنیادی عبادات، نماز، روزہ، صدقہ، حج سب اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن میں اکٹھی نہیں ہوتیں۔

یاد رہے کہ رمضان، شبِ قدر اور رمضان کے آخری عشرے کی فضیلت قرآنِ حکیم اور احادیث میں تفصیل کے ساتھ واضح ہے لہٰذا ذوالحجہ کے ایام کی فضیات کو رمضان کی فضیلت پر مقدم نہیں کرنا چاہیے۔

مندرجہ بالا حدیث سے مراد یہ ہے کہ سال کے دیگر عام ایام کے مقابلے

میں ان ایام میں کیے ہوئے نیک اعمال اجر میں فضیلت رکھتے ہیں۔اس حدیث کے پیشِ نظر آیئے دیکھیں ہمیں کون کون سے نیک عمل کرنا چاہییں۔

تکبیریں کہنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَـامِـنْ اَیَّـامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعَمَلُ فِیْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَاَكْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنَ التَّهْلِیْلِ وَالتَّكْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ .

"ان دس دنوں (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ درجے والا ہو، لہٰذا ان دنوں میں کثرت سے اللہ کی وحدانیت، اللہ کی بڑائی اور اللہ کی حمد بیان کرو۔" (مسند احمد:۲/۷۵/۱۳۱۔حافظ احمد شاکر کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔انہی الفاظ میں مسند ابی عوانہ (۳۰۲۴) میں ایک اور ایک طریقہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حسن حدیث بھی مروی ہے)

اس حدیث میں تہلیل سے مراد اللہ کے ایک ہونے کا ذکر کرنا ہے۔مثلاً **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہنا۔

تکبیر سے مراد اللہ کی بڑائی بیان کرنا ہے، جیسے **اَللّٰـهُ اَكْبَرُ** (اللہ بہت بڑا ہے) حمد بیان کرنے سے مراد **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** (تعریف اللہ ہی کے لیے)

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے لے کر نو ذوالحجہ تک جو تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیر مطلق کہتے ہیں جب کہ ۱۰ والحجہ سے لے کر ۱۳ ذوالحجہ تک کی تکبیروں کو تکبیرِ مقیّد کہتے ہیں۔تکبیر کہنے کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ مروی ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (مصنف ابن ابی شیبہ:۴/۱۹۶)

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔"
(مصنف ابن ابی شیبہ:۴۰/۱۹۴)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا.

"اللہ بہت ہی بڑا ہے، اور اللہ کے لیے بہت زیادہ حمد ہے اور اللہ ہی کی صبح اور شام کے وقت تسبیح ہے۔"

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے۔" (فتح الباری:۲/۵۹۵)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور صاحبِ جلال ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ:۴/۲۰۰)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

"اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوائی کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔"

ان الفاظ کی سند سب سے زیادہ صحیح ہے۔

صحابہ کرامؓ اور اسلاف ان ایام میں تکبیریں کہنے کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ امام بخاریؒ نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں بازار کی طرف جاتے تو تکبیر کہتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ (بخاری، کتاب العیدین، قبل الحدیث:۹۶۹)

ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں اپنے خیمے میں تکبیرات کہتے تھے تو مسجد والے سن لیتے، پھر مسجد والے بھی تکبیریں کہتے اور بازار والے بھی چنانچہ منیٰ تکبیرات سے گونج اٹھتا۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر ایام المنیٰ واذا غدا الی عرفۃ)

حاصل یہ کہ ان ایام میں مرد حضرات کو چاہیے کہ وہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے تکبیرات بلند آواز سے کہا کریں اور خواتین کو گھروں میں زیرِ لب تکبیرات کہنا چاہیے البتہ اگر گھر میں صرف محرم افراد یا بچے اور عورتیں ہوں تو عورتیں اتنی بلند آواز سے کہیں کہ سن کر دیگر افراد کو بھی تکبیر کہنا یاد آ جائے۔

تسبیح وتحلیل وتحمید:

ایسے کلمات جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کا ان ایام میں کہنا اللہ کے ذکر کا

ایک احسن انداز ہے گو اللہ کا ذکر کرنے پر عام ایام میں بھی اجر ملتا ہے اور یہ اللہ سے اپنے دل کو قریب تر کرنے کا اہم ذریعہ ہے لیکن ذوالحجہ کے دس دنوں میں اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت اور اس پر اجر مزید بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا ان ایام میں ہر قسم کے مسنون اوراد واذکار اور دعائیں کی جاسکتی ہیں۔

روزہ:

ذوالحجہ کے نو دنوں میں سے عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

''مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثۃ ایام من کل شہر وصوم یوم عرفۃ وعاشوراء والاثنین والخمیس: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الماضیۃ والباقیۃ۔ مسلم، کتاب الصیام: ۱۱۶۲۔ ابوداؤد: ۲۴۲۵۔ احمد: ۵/ ۲۹۷)

بعض علماء کہتے ہیں: یومِ عرفہ سے مراد وہ دن ہے جس روز حجاج عرفات میں قیام کرتے ہیں لہٰذا جو لوگ مکہ مکرمہ میں نہیں رہتے وہ بھی اسی دن روزہ رکھیں گے جو مکہ میں عرفہ کا دن ہوگا کیونکہ عرفہ مناسکِ حج کا حصہ ہے اور یہ مناسک صرف مکہ مکرمہ میں ہی ادا کیے جاتے ہیں۔ جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ حدیث میں وضاحت نہیں ہے لہٰذا اپنے علاقے کے حساب سے ۹ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا چاہیے، جس طرح عید اور رمضان وغیرہ میں اپنے علاقے کی رویت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

عرفہ کا روزہ وہ رکھے گا جو (حالتِ احرام میں) نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کیا تو عرفہ کے روز صحابہؓ کو یہ شک گزرا کہ شاید آپ ﷺ کا روزہ ہے۔ حقیقت معلوم کرنے کے لیے ام الفضل رضی اللہ عنہا نے دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپؐ نے پی لیا اور صحابہ یہ جان گئے کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے۔

(دیکھیے صحیح بخاری، کتاب المناسک، باب وقوف علی الدابۃ بعرفہ:١٦٦١، ١٦٥٨)

سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ آپ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے نو، یوم عاشور، ہر ماہ میں تین دن اور ہر ماہ کے پہلے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(رقم الحدیث: ٢٤٣٧، کتاب الصیام، باب صوم العشر)

مسند احمد میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار کام نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورا کا روزہ، عشرہ ذوالحجہ کے روزے، ہر مہینے کے تین دن (ایامِ بیض) کے روزے اور فجر کی دو سنتیں۔ (مسند احمد: ٦/ ٢٨٧)

ان تمام احادیث میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، جب کہ اصل بات یہ ہے کہ جس نے جس طرح دیکھا، اس طرح بیان کر دیا۔

صحابہؓ نے یومِ عرفہ کا روزہ آپ ﷺ کو رکھتے دیکھا ہوگا یا خود رکھا ہوگا تبھی تو اس کی فضیلت پوچھی جب کہ حجۃ الوداع پر یومِ عرفہ کے روز آپؐ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ تبھی تو دودھ نوش فرمالیا۔ ٩ ذوالحجہ تک کے ایام میں کیے گئے نیک اعمال کی فضیلت عام دنوں کی نسبت بڑھ جاتی ہے لہٰذا ان ایام کا روزہ نیک اعمال کے

زمرے میں شامل ہونے کی وجہ سے عام دنوں کی نسبت زیادہ اجر کا حامل ہے۔

یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں جو حدیث مروی ہے اس کے علاوہ یومِ عرفہ یا ذوالحجہ کے دوسرے دنوں میں کسی بھی دن روزہ رکھنے کی کوئی فضیلت، اجر یا بخشش وغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔ عام کتابوں، ڈائجسٹوں اور اخباروں میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ سب من گھڑت ہے۔

نفل نماز:

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اِلَيْهِ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً وَهٰذَا عَامٌّ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ.

''اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے سجدوں کو لازم کرلو، بے شک جب تو سجدہ کرتا ہے تو اللہ سجدے کے ذریعے اپنی طرف تیرا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس (سجدے) کے ذریعے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور یہ سال کے ہر وقت میں ہوسکتا ہے۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل السجود وحث علیھا: ۴۸۸۔ ترمذی: ۳۸۸۔ نسائی: ۱۱۶۰۔ ابنِ ماجہ: ۱۴۲۳۔ احمد: ۵/۲۷۶)

اس حدیث کی روشنی میں نفل نماز ادا کرنا نیک عمل ہے نیز یہ نیک عمل سال میں کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔

کیونکہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں ہر نیک عمل کی فضیلت اور اجر عام دنوں کی

نسبت بڑھ جاتا ہے لہٰذا جو شخص ان ایام میں نفل پڑھے گا اسے ان شاء اللہ اجر زیادہ ملے گا لیکن ان نفلوں کے لیے نہ تو کوئی وقت مقرر ہے، نہ ہی تعداد مقرر ہے، نہ ہی ان میں خاص سورتوں کا پڑھنا مقرر ہے، نہ ہی ان پر کسی اجر کا کوئی ذکر ہے، نہ بخشش اور مغفرت کا کوئی خصوصی ذکر ہے۔

اخبارات، رسائل، ٹی وی، ڈائجسٹ اور بہت سی بے سند کتابوں میں ذوالحجہ کے ایام میں اس قسم کے نفلوں اور نمازوں کے بے سروپا فضائل بیان کئے گئے ہیں، وہ سب غلط ہیں، ان پر یقین نہ کریں۔

نفل نماز کی رغبت کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان نفل نمازوں کا اہتمام عام دنوں میں بھی کیا جائے جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ مثلاً قیام اللیل، تہجد، چاشت، اشراق، اوّابین، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، نمازِ حاجت، نمازِ تسبیح وغیرہ۔

تلاوتِ قرآن مجید:

قرآن مجید کی تلاوت کرنا بھی (باعثِ اجر) نیکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (سنن ترمذی)

لہٰذا ذوالحجہ کے دس دنوں میں دوسرے نیک کاموں کی طرح تلاوت کرنے پر بھی عام دنوں کی نسبت زیادہ اجر ملے گا۔ ان شاء اللہ

صدقہ دینا:

صدقہ دینا بھی نیکی کے کاموں میں سے ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ لہٰذا ذوالحجہ کے دس دنوں میں مساکین کی مدد کرنا، بھوکوں کو کھانا

کھلانا، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا سب پر ان شاء اللہ عام دنوں کی نسبت زیادہ اجر ملے گا۔ ان شاء اللہ! ذوالحجہ کی دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخوں میں قربانی کی جاتی ہے جو اللہ کو ان ایام میں سب سے زیادہ محبوب صدقہ ہے اور ہر صاحبِ حیثیت پر فرض ہے۔

دیگر نیکیاں:

والدین کی اطاعت، پڑوسی کا خیال رکھنا، دوسروں کو دین کی تعلیم دینا، نیک عمل کی ترغیب دینا، اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پوری کرنا، مجبوروں اور مسکینوں کی مدد، زبان کی حفاظت یعنی جھوٹ، غیبت، جھگڑا، گالی گلوچ سے بچنا، رزقِ حلال کی طلب اور اس میں مشقت اٹھانا، وعدہ پورا کرنا، دیانت و امانت سے کام لینا، جہاد کرنا، غرض تمام نیک کاموں پر انشاء اللہ اجر عام دنوں سے بڑھ کر ملے گا۔

ذوالحجہ کے بعض دنوں کے مخصوص نام:

ذوالحجہ کی فضیلت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کے اکثر دنوں میں مخصوص عبادات اور مناسک کی ادائیگی کی وجہ سے ان کے مخصوص نام بھی معروف و معلوم ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں: مثلاً

عشرہ ذوالحجہ: ذوالحج کے پہلے دس دنوں کا نام

یوم الاضحی: قربانی کے پہلے دن کا نام یعنی ۱۰ ذوالحجہ

عید الاضحی: عیدِ قرباں۔ اسے ہمارے یہاں عید بقرہ بھی کہا جاتا ہے بقریا

بقرہ گائے کو کہتے ہیں غالبًا مسلمانوں نے یہ نام اپنی عید کو ہندوؤں سے ممیّز کرنے کے لیے اختیار کیا کیونکہ ہندو گائے کی پوجا کرتا ہے اور مسلمان گائے کو ذبح کرتے ہیں۔اس روز نمازِ عید کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔

ایام معلومات : سورہ حج کی آیت ۲۸ میں یہ نام آیا ہے۔اس سے مراد ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ ہے۔

ایام تشریق :۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کا نام

یوم عرفہ:۹ ذوالحجہ کا نام کیونکہ اس روز حجاج عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔

یوم الحج الاکبر:یومِ عرفہ کا ہی دوسرا نام

یوم النحر:۱۰ ذوالحجہ کا نام، کیوں کہ اس روز قربانی کے دنوں کا آغاز ہوتا ہے۔

یوم الترویہ : ۸ ذوالحجہ کا نام۔اس روز حاجی منیٰ میں قیام کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل میں اس کا نام آیا ہے۔

لیلۃ الحصبہ :ایامِ تشریق کے بعد کی رات یعنی ۱۴ ذوالحجہ کی رات۔

(دیکھیے سنن ابی داؤد، کتاب الصیام:۱۷۸۴)

خبردار:

صحیح احادیث کی روشنی میں جتنے فضائل اس مہینے کے متعلق آئے ہیں وہ سب اس مضمون میں لکھ دیئے ہیں اس کے علاوہ جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ سب بے سند اور من گھڑت ہے۔

اخبارات، رسائل، ڈائجسٹ اور ٹی وی پر بیٹھے حضرات ذوالحجہ کے فضائل

میں بہت سی بے سند باتیں بیان کرتے ہیں ان پر نہ یقین کیا جائے، نہ ہی ان پر عمل کیا جائے۔

○ ذوالحجہ کے نو دن تک ہر دن کے روزے کا ثواب ڈھیروں ڈھیر بیان کرنا۔

○ حضور کے زمانے میں ایک مغنی ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتا حضور نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے بھی حاجیوں کی دعاؤں میں شامل کر لے تو آپؐ نے اسے سو گھوڑے صدقہ کرنے، سو مسلمان غلام آزاد کرنے، یوم ترویہ کے روزے کے بدلے ایک ہزار اونٹ، ایک ہزار گھوڑے، ایک ہزار غلام آزاد کرنے کی بشارت دی۔ یہ سب سفید جھوٹ ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں کوئی مغنی نہیں تھا کیونکہ اسلام میں گانا بجانا سخت ترین گناہ ہے۔

○ ذوالحجہ کی پہلی نو راتوں میں ہر رات کے نوافل کا طریقہ الگ الگ اور ان کے بے سروپا فضائل بتائے جاتے ہیں، یہ سب غلط اور من گھڑت ہیں۔

○ نمازِ حقدار بھی بیان کی جاتی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضور نے فرمایا: مفلس وہ ہے جو کوئی نیکی لے کر آخرت میں نہیں آئے گا، لوگوں کے حقوق ادا نہیں کیے ہوں گے۔ ایسے شخص کے لیے نمازِ حق داران پڑھے بغیر چارہ نہیں ورنہ اس کی نیکیاں وہ لوگ لے لیں گے جن کے حق اس نے ادا نہیں کیے۔

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بہت بڑا جھوٹ باندھا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کا کوئی حکم نہیں دیا۔

- نزہۃ المجالس، غنیۃ الطالبین وغیرہ کتابوں میں اس طرح کی بے سروپا باتیں لکھی ہوئی ہیں۔
- آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بات باندھی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (مسلم، مقدمۃ الکتاب)

اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔طاؤس ورباب		45/-
6۔ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔والفجر		18/-
10۔استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور